REGD. NO: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۹ جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۸ نبوت ۱۳۴۰ھش | ۱۸ نومبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۶۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۷ نومبر بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح

کل حضور کو کچھ ضعف اور اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی اس وقت طبیعت اچھی ہے حضور حسب معمول کل بھی بعد نماز عصر کار میں بیٹھ کر سیر کے لئے باغ احمد نگر تشریف لے گئے۔ باغ میں حضور قریباً بیس منٹ تک کرسی پر رونق افروز رہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کانگو کی مرکزی حکومت کاٹنگا پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے

حالات بہت نازک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ترجمان کا بیان

لیوپولڈول ۱۷ نومبر۔ اقوام متحدہ کے ترجمان مسٹر جارج ایون سمتھ نے آج یہاں بتایا کہ کانگو میں صورتِ حال بہت نازک ہو چکی ہے۔ اقوام متحدہ کو برابر یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ کانگو کی مرکزی حکومت کاٹنگا پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہیں اگر ایسا ہوا تو وسیع پیمانے پر قتل و غارت کا اندیشہ ہے۔ آپ نے کہا میں اصلاح احوال کے لئے کانگو کی مرکزی حکومت کے ذمہ دار حکام سے بات چیت کر رہا ہوں۔

ادھر کاٹنگا کے صدر مسٹر شومبے نے سابق وزیر اعظم لومبا کے قتل کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کے تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کو سراسر غلط قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ مسٹر لومبا کے قتل کی ذمہ داری ہرگز مجھ پر عائد نہیں ہوتی۔

لنکا میں ناجائز داخلہ کی روک تھام

سیلون ۱۷ نومبر۔ لنکا کی حکومت ملک میں ناجائز داخلہ کی روک تھام کرنے کے لئے ایک بل پیش کر رہی ہے جس کے تحت ملک کے تمام باشندوں کو شناختی کارڈ دیئے جائیں گے لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے نے بل پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان سے ہزاروں اشخاص ناجائز طور پر لنکا میں داخل ہو رہے ہیں۔

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے ضروری اعلانات

(۱) دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں چھوٹے بچوں کو چیچک کے ٹیکے لگوانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اہالیان ربوہ چھوٹے بچوں کو خصوصاً اور بڑی عمر کے بچوں کو عموماً جلد از جلد دفتری اوقات میں ٹیکے لگوا لیں۔

(۲) ایسے اشخاص جو ربوہ میں گھریلو صنعتوں کا کاروبار چلا رہے ہیں۔ یا اس کا ارادہ رکھتے ہیں وہ دفتر ٹاؤن کمیٹی کو اس سلسلہ میں اپنے کوائف سے اطلاع دیں۔ ٹاؤن کمیٹی ربوہ اس کاروبار کو ایک منظم صورت دینا چاہتی ہے۔ اور اسی سلسلہ میں ۴ اس صنعت کے فروغ کے لئے گورنمنٹ سے مالی امداد لینے کی کوشش بھی کرے گی۔

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں رہائش کے انتظامات سے نظارت اصلاح وارشاد کا کوئی تعلق نہیں ہے جو دوست اس سلسلے میں نظارت ہذا کو خطوط لکھ رہے ہیں وہ افسر صاحب جلسہ سالانہ کو بھیج دیئے جاتے ہیں لیکن اس طرح کارروائی میں بلا وجہ دیر ہو جاتی ہے احباب کو چاہیئے کہ رہائش کے انتظامات کے سلسلے میں نظارت ہذا کی بجائے براہ راست افسر صاحب جلسہ سالانہ کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

صدقات کی رقوم اور فضل عمر ہسپتال کے نادار مریض

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

دوستوں کو علم ہے کہ ۲½ سال سے زائد عرصہ سے فضل عمر ہسپتال میں ربوہ اور اردگرد کے دیہات کے نادار مریضان کا علاج صدقات کی رقوم سے مفت کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مد سے بہت سے نادار مریضان جو قیمتی علاج کے کسی طرح متحمل نہیں ہو سکتے مفت علاج کا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور بیس پچیس کے قریب تو صرف تپدق کے مریض ہیں جو اس سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ ایسے مریضوں پر تقریباً پانچ چھ صد روپیہ ماہانہ خرچ ہو رہا ہے۔ مگر اب کچھ عرصہ سے دوستوں کی توجہ اس نہایت ہی اہم اور نیک کام کی طرف کم ہو رہی ہے اور صدقات کی رقوم بہت کم آ رہی ہیں۔ دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ صدقہ کا ایک ایسا مصرف ہے۔ جو میرے نزدیک یقیناً اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے مومن بندوں سے سوال کرے گا کہ میں بیمار تھا۔ تم نے میری تیمارداری نہیں کی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ میرا غریب بندہ بیمار تھا تم نے اس کی مدد اور تیمارداری نہ کی۔ امید ہے احباب اپنے عزیز بیماروں کا صدقہ دیتے وقت ان غریب و نادار بیمار لوگوں کا خیال رکھیں گے اور صدقات کی رقوم ایسے دوستوں کے علاج کے لئے فضل عمر ہسپتال میں باقاعدہ بھجواتے رہیں گے۔ تا یہ صدقہ جاریہ جاری رہے۔ اور رقم کے ختم ہونے کی وجہ سے اس کو بند نہ کرنا پڑے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

خاکسار۔ مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ایک علمی لیکچر

سائنس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی "راکٹ اور مصنوعی سیارے" کے موضوع پر مورخہ ۱۸ نومبر بروز ہفتہ شام ٹھیک پونے چار بجے کیمسٹری تھیٹر میں لیکچر دیں گے علم دوست احباب سے شمولیت کی استدعا ہے۔ (سیکرٹری سائنس سوسائٹی)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے عہدہ داروں اور دیگر کارکنوں کا ریفریشر کورس

کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

اختتامی اجلاس میں عہدہ داروں سے محترم سید داؤد احمد صاحب کا پُر اثر خطاب

ربوہ ۱۶ نومبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے عہدہ داروں اور دیگر کارکنوں کا ریفریشر کورس جو ۱۲ نومبر کو شروع ہوا تھا چار روز جاری رہنے کے بعد کل مورخہ ۱۵ نومبر کو آٹھ بجے شب کے قریب کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اس کورس کا اہتمام عہدہ داروں کو ان کے فرائض کی یاددہانی کرانے اور صحیح خطوط پر کام کو چلانے کی تربیت دینے کی غرض سے مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کیا تھا۔ جس میں مجلس مقامی کے ۱۸ حلقہ جات کے ۱۶۲ عہدیداروں نے شرکت کی۔

ان سب عہدیداروں اور کارکنوں کا اجلاس روزانہ مغرب کے معاً بعد جامعہ احمدیہ کے ہال میں شروع ہو کر ساڑھے سات بجے شب تک جاری رہتا تھا جس میں مہتمم صاحبان اور

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۶۱ء

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ لمن کان
یرجوا اللہ والیوم الآخر
وذکر اللہ کثیراً۔

یقیناً یقیناً رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں تمہارے لئے اچھا نمونہ ہے یعنی اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا بہت بہت ذکر کرتا ہے۔ (سورہ احزاب ۲۲)

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسانوں کے لئے بہترین نمونہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ تاکہ ہر انسان جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتا ہے اور جس کو معاد کا ڈر ہے کہ کہیں وہاں اس کی رسوائی نہ ہو۔ اور جو اللہ تعالےٰ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے راہنمائی حاصل کرے۔ اس لئے لازم ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی جائے۔ اور آپ کے نقش قدم پر قدم رکھتا ہوا انسان منازل طے کرتا ہوا فلاح کی منزل مقصود پا سکے۔

یہ نیک نمونہ اللہ تعالےٰ نے ہماری راہ نمائی کے لئے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ تاکہ تمام انسان آپ کی طرح عمل کریں اور ادھر ادھر نہ بھٹکیں۔ ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے نہ صرف آپ پر وحی نازل کی۔ اور وہ ہدایات دیں جو قرآن کریم کی صورت میں موجود ہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے ہر عمل میں آپ کی راہ نمائی فرمائی۔ تاکہ آپ واقعی انسانیت کا بہترین نمونہ بنکر دنیا کے سامنے پیش ہوں

جب ہم آپ کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ کی اس بات کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ آپ کے ہر عمل میں ہم کو اللہ تعالےٰ کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ آپ کی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نظر نہیں آتا جس میں ہم اللہ تعالےٰ کی شان کا ظہور نہیں دیکھتے۔ وہ تمام اوصاف جو ایک کامل انسان میں ہونے چاہئیں۔ وہ سب ہم کو آپ کی ذات میں صاف صاف دکھائی دیتے ہیں۔ کہیں کوئی نقص کوئی کمی کوئی کمزوری نظر نہیں آتی۔ آپ بشریت اور عبودیت کی زندہ مثال ہیں۔ اس دنیا میں جو کمالات ایک انسان حاصل کر سکتا ہے۔ آپ کی ذات میں موجود نظر آتے ہیں۔

تاہم احادیث اور سیرتوں میں آپ کی زندگی کے جو حالات درج ہیں وہ مکمل نہیں ہیں۔ اور چونکہ وہ انسانوں کی روایات پر مبنی ہیں۔ اس لئے یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ ان کے بیان کرنے میں نہ صرف کمی بیشی ہوئی ہوگی۔ بلکہ جیسا کہ ثابت ہے بعض شریر لوگوں نے ان میں بعض باتیں اس طرح ملا دی ہیں۔ کہ باوجود نیک لوگوں کی انتہائی چھان بین اور جانچ پڑتال اور سخت ترین پابندیوں کے ان کو حقیقت سے جدا کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس کے باوجود انہی ذخیروں میں ہم کو ایسا صحیح کثیر مواد بھی مل جاتا ہے۔ جو خود قرآن کریم کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ محدثین رحمہم اللہ نے اس مواد کو جانچنے کا سب سے پہلا جو اصول بنایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ قرآن کریم پر پورا اترتا ہو۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس ذخیرہ میں اکثر حصہ ایسا ہے کہ جو قرآن کریم کے اصولوں کے مطابق ہے۔ اور اس مواد سے ایک کامل و اکمل انسان کا نمونہ ہماری آنکھوں کے سامنے ضرور پھر جاتا ہے۔

اس کے باوجود یہ نقشہ بھی کامل نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے یہ نتیجہ نکالنا بعید از قیاس نہیں ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو رہتی دنیا تک کے لئے رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ اور ہر اس انسان کے لئے جو اللہ تعالےٰ اور معاد سے ڈرتا ہے اور عبادت کرتا ہے نیک نمونہ بنایا ہے تو اس نے کوئی نہ کوئی ایسا سامان بھی ضرور کیا ہوگا۔ جو انسانوں کی محدود کوششوں سے بالا تر ہو۔ جو اس کی اپنی خاص نگرانی میں ہوتا ہو۔ تاکہ آپ کی سیرت کا صحیح نمونہ ہر زمانہ کے لوگوں کے سامنے چلتا پھرتا نظر آئے۔ اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کس طرح آپ کی زندگی کی صحیح معرفت حاصل کر سکتے ہیں۔ جبکہ آپ ہم میں موجود نہیں ہیں۔ آپ کی سیرت اور احادیث انسانوں کی محدود کوششوں کے نتیجہ میں ہمارے پاس بے شک پہونچی ہیں۔ لیکن وہ آپ کی زندگی کا کامل اور صحیح نمونہ پیش نہیں کرتیں۔

ہر صاحب عقل انسان یہ کہہ سکتا تھا۔ کہ اس لئے ضرور تھا کہ اللہ تعالےٰ اس کا بھی سامان کرتا۔ اس میں سے ایک تو آپ کی سنت ہے جو صدیوں کے تعامل سے ہمارے پاس پہنچی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ متواتر زمانہ کے ساتھ ساتھ لوگ آپ کی سنت پر چلنے والے چلے آتے ہیں۔ اور بشریت کے تقاضوں کے باوجود آپ کی زندگی کا ایک معتد بہ حصہ تواتر کے ساتھ ہر زمانہ کے لوگوں کے پاس پہنچتا رہا ہے۔ تاہم اللہ تعالےٰ نے اس پر بس نہیں کی۔ بلکہ اس نے اس سے بھی ایک بالا اور ہر شک و شبہ سے مبرا سامان بھی مہیا فرمایا ہے۔ تاکہ آپ کی زندگی کا چلتا پھرتا نمونہ ہر زمانہ کے لوگوں کے سامنے آتا رہے۔ اور یہ وہ سامان ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا
لہ لحافظون۔

یعنی ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ بھی ہیں ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جہاں اس ذکر کی مادی حفاظت کی ہے۔ وہاں ضرور اس نے اس کی باطنی حفاظت کا سامان بھی کیا ہوگا۔ اور وہ سامان یہی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو ہر زمانے کے لوگوں کے سامنے بہترین صورت میں قائم رکھنے کے لئے ایسے انسان مبعوث کرے جو آپ کی زندگی کے وہ پہلو جو اپنے زمانہ کے لحاظ سے ضروری ہوں۔ اپنی زندگی کے اعمال میں اللہ تعالےٰ کی خاص راہ نمائی میں پیش کریں۔ حدیث میں ایسے انسانوں کو مجددین کا نام دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ کوئی صدی ایسی نہیں ہوگی۔ جب امت محمدیہ کی راہ نمائی کے لئے اور دین کی تجدید کے لئے اللہ تعالےٰ مجددین مبعوث نہیں کرے گا چنانچہ جب ہم اس نقطۂ نظر سے اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہم کو اس میں ایسے مینار ہائے روشنی صاف نظر آتے ہیں جو راہ نمائی کے لئے اللہ تعالیٰ قائم کرتا رہا ہے۔ اور یہ سلسلہ بغیر کسی انقطاع کے چلا آ رہا ہے۔ یہ بجلی گھر ہم کو صاف صاف نظر آتے ہیں۔ اور ہم ہر طرف ایسی روشنیوں کا سلسلہ در سلسلہ دیکھتے ہیں جو ان بجلی گھروں سے نور حاصل کر کے آگے پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ ایک بھی دور ایک بھی وقت بلکہ کہنا چاہیئے کہ ایک لمحہ بھی اس زمین پر ایسا نہیں آیا۔ جبکہ اس سلسلہ کی روشنی مدھم ہوئی ہو یا بجھ گئی ہو۔ یہ اور بات ہے کہ لوگوں نے اس روشنی سے اپنی آنکھیں بند کر لی ہوں۔ اور اپنی عقلیت کی دھند میں سے اس روشنی کو نہ دیکھ سکے ہوں۔ ورنہ یہ سلسلہ اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق متواتر اور بغیر انقطاع کے ہر وقت جاری ہے۔ البتہ کسی وقت دنیا نے اگر اس نور سے فائدہ نہ اٹھایا۔ تو یہ ان مینارہائے روشنی کا قصور نہیں۔ اگر دنیا نے اپنی خودی کے طوفانوں میں مینارہائے روشنی کو اپنے آپ سے اوجھل رکھا ہوا اور اپنی آنکھوں کو بند کر لیا ہو۔ اور طوفانوں میں گھر گئے ہوں اور چٹانوں سے ٹکرا ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہوں۔ تو اس میں مینارہائے نور کا کوئی قصور نہیں جن کو اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے مطابق ہر صدی کے سر پر کھڑا کرتا رہا ہے۔ اور جن کا طفیل یہ نور ہم تک بھی پہونچا ہے۔ الغرض حفاظت کا یہ سلسلہ در سلسلہ نظام اسلام کی تاریخ سے بھی اسی طرح ثابت ہے۔ جس طرح وہ اللہ تعالےٰ کے وعدہ سے یقینی ہے۔

آج بھی جبکہ دنیا اپنی گمراہی سے اٹھائے ہوئے طوفانوں میں گھری ہوئی ہے۔ آج بھی جبکہ عقلیت اور مادہ پرستی کی تاریکیاں گہری سے گہری چھائی ہوئی ہیں۔ الغرض آج بھی جبکہ قرآن کریم کے الفاظ میں

ظھر الفساد فی البر والبحر

کا عالم ہے۔ ہاں آج بھی اللہ تعالےٰ نے اپنا وہ چراغ نور روشن کیا ہے۔ جسکو احادیث میں مسیح موعود اور الامام المھدی کے مقدس ناموں سے پکارا گیا ہے۔ جس کی خبر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبردست پیشگوئیوں میں دی ہے۔ آج بھی اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اجاگر کرنے کے لئے اپنی خاص راہ نمائی میں ایک ایسے انسان کو مبعوث فرمایا ہے۔ جس نے ان تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے جہاد کیا ہے۔ اور ایک ایسی جماعت کھڑی کی ہے جو کفر گردھوں میں گھس کر ان طوفانوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔ جو دنیا نے نادانی سے اپنی کشتی کو تباہی میں ڈالنے کے لئے خود اٹھائے ہوئے ہیں۔

وما توفیقنا الا باللہ

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے

ہر موقع اور ہر مرحلہ پر اللہ تعالیٰ نے رسول کریمؐ کی غیر معمولی تائید و نصرت فرمائی

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی نہایت پُر معارف تفسیر

فرمودہ ۲۹ رجون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۵)

ابوسفیان جب ایمان لایا

اور مدینہ میں گیا تو اپنی ریاست کے غرور میں اس نے بعض نازیبا باتیں ایک مجلس میں کہہ دیں جس پر مدینہ کے لوگوں نے جن میں بعض غلام بھی تھے ابوسفیان کے خلاف کچھ باتیں کہیں جب یہ باتیں ہو رہی تھیں تو حضرت ابوبکرؓ کہیں پاس سے گزر رہے تھے۔ وہ باتیں سن کر کھڑے ہوگئے اور ان لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا تم لوگ جانتے نہیں یہ شخص (ابوسفیان) مکہ کا بہت بڑا رئیس ہے اس کے بعد اس خیال سے کہ مدینہ والوں کی باتوں کی وجہ سے ابوسفیان کی دل شکنی نہ ہو اور یہ باتیں سن کر رسول کریمؐ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ناراض نہ ہو جائیں حضرت ابوبکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میں فلاں جگہ سے گزر رہا تھا تو میں نے سنا کہ فلاں فلاں ابتدائی ایمان لانیوالوں نے (حضرت ابوبکرؓ نے چند غلاموں کا نام لیا) ابوسفیان کے متعلق بعض سخت الفاظ کہے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کا تو یہ خیال تھا

کہ آپؐ ان ہتک کرنے والوں کو ڈانٹیں گے مگر آپؐ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار پیدا ہوئے اور آپؐ نے فرمایا ابوبکر! اگر تم نے کوئی بات کہہ کر ان کا دل دکھایا ہے تو تم نے ان کا دل نہیں دکھایا بلکہ خدا تعالےٰ کا دل دکھایا ہے اور اگر وہ تم پر ناراض ہیں تو خدا تعالےٰ بھی تم پر ناراض ہے۔ حضرت ابوبکرؓ اسی وقت اٹھ کر اس مجلس میں گئے اور ان لوگوں سے پوچھا کہ آپ مجھ پر ناراض تو نہیں ہیں۔ اور جب انہوں نے کہا کہ نہیں نہیں ناراضگی کی کیا بات ہے تو حضرت ابوبکرؓ کو تسلی ہوئی۔ غرض محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب کی وجہ سے غلام غلام نہ رہے تھے بلکہ وہ دوسرے رؤسا سے بھی بڑھ کر معزز اور مکرم ہوگئے تھے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو وہ اعزاز بخشا جو عرب کے بڑے بڑے رؤسا کو بھی حاصل نہ تھا۔ جب

فتح مکہ کے وقت

آپؐ شہر میں داخل ہوئے تو آپؐ نے فرمایا۔ جو شخص خانہ کعبہ میں داخل ہو جائے گا اسے پناہ دی جائے گی۔ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائیگا اسے بھی امن دیا جائے گا۔ پھر آپؐ نے اسلامی جھنڈا ایک شخص کے ہاتھ میں دیکر فرمایا۔ یہ بلالؓ کا جھنڈا ہے جو شخص بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے آجائے گا اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ یہ وہی بلالؓ تھا جسے وہ لوگ تپتی ہوئی ریت پر لٹایا کرتے تھے جسے مکہ کے پتھریلے میدان میں گرم پتھروں پر ننگا کر کے لٹا دیتے تھے اور سینے پر پتھر رکھ دیتے تھے جسے وہ لوگ ٹانگوں میں رسہ ڈال کر شہر کے شریر اور اوباش نوجوانوں اور بچوں کے حوالے کر دیا کرتے تھے اور وہ ان کو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا کرتے تھے۔

یہ وہی بلال تھے

جنہیں مکہ کے لوگ حبشی غلام ہونے کی وجہ سے سخت ذلیل سمجھا کرتے تھے مگر اب اسلام میں داخل ہو جانے کی وجہ سے بلالؓ کو وہ مقام اور رتبہ حاصل ہوا کہ وہی بلالؓ کو ذلیل سمجھنے والے لوگ اس طرح امان پا سکتے تھے کہ وہ بلال کے جھنڈے کے نیچے آجائیں پس جب طائف کی بستی والوں نے کہا۔ ہم محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے کو تیار نہیں تو اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو خالی ہاتھ واپس نہیں بھیجا بلکہ یونس بن متیٰ پر ایمان لانے والا ایک شخص آپکو دے دیا اور اس نے آپؐ کو ہی انگور نہ کھلائے بلکہ وہ خود بھی آپؐ سے روحانی انگور کھا کر واپس ہوا۔ اس وقت عرش پر خدا تعالےٰ کہہ رہا تھا الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ اے محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) تو یہ خیال کر رہا تھا کہ اس سفر میں توحید کے ماننے والوں میں اضافہ نہیں ہوا مگر کیا ہم نے تجھے ایک مخلص اور باوفا آدمی دیا یا نہیں دیا؟ اسکے بعد

ایک اور شاندار نظارہ

ہمیں نظر آتا ہے۔ رسول کریمؐ صلے اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تھوڑی دیر تک آرام فرمانے کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے اور نخلہ میں پہنچے جو مکہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر واقع ہے وہاں کچھ دن قیام کرنے کے بعد آپؐ نے مکہ جانے کا ارادہ کیا۔ مگر مکہ والوں کا یہ قانون تھا کہ ایک دفعہ جو شخص شہر کو چھوڑ جاتا تھا اسکے شہریت کے حقوق بھی جاتے رہتے تھے۔ یعنی جب تک کوئی شخص مکہ کو چھوڑ کر نہیں جاتا تھا اسے سیٹزن CITIZEN یعنی شہریت کے حقوق حاصل ہوتے تھے مگر شہر کو ایک دفعہ چھوڑ جانے کے بعد جبکہ شہر کے لوگ اس سے ناراض ہوں اس کے وہ حقوق چھن جاتے تھے اور دوبارہ اس شہر میں آنے پر وہ حقوق اُسے اس وقت تک نہ مل سکتے تھے جب تک قانون اسے اس کی اجازت نہ دے اور

وہ قانون یہ تھا

کہ شہر کا کوئی رئیس اُسے اپنی حفاظت میں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استغفار سے روح کو قوت ملتی ہے

"وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ۔ یاد رکھو کہ دو چیزیں اس امت کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۷-۶۸)

لے لے۔ چنانچہ آپ نے اس قانون پر عمل کیا اور حضرت زیدؓ کو مکہ کے ایک رئیس مطعم بن عدی کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ میں مکہ میں دوبارہ داخل ہونا چاہتا ہوں۔ کیا تم اس کام میں میری مدد کر سکتے ہو۔ آپؐ نے کسی ایسے شخص کو پیغام نہ بھیجا جو مخالفت میں پرجوش نہ تھا۔ بلکہ اس شخص کو پیغام بھیجا جو اسلام کا اشد ترین مخالف تھا۔ اگر کوئی مرنجاں مرنج آدمی ہوتا تو لوگ سمجھتے کہ وہ نرم دل آدمی تھا۔ اس لئے اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی حفاظت میں لے کر مکہ میں داخل کر لیا۔ مگر مطعم بن عدی اسلام کا سخت مخالف تھا۔ مگر ساتھ ہی یہ بات بھی تھی کہ ایسے حالات میں پناہ دینے سے انکار کرنا

شرفاء عرب کی فطرت

کے خلاف تھا۔ چنانچہ جب حضرت زیدؓ نے مطعم بن عدی سے کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہاری طرف پیغام بھیجا ہے کہ کیا تم مجھے اپنی حفاظت میں لے کر مجھے شہری حقوق دلا سکتے ہو۔ تو وہ بلاحیل و حجت کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے اپنے تمام بیٹوں کو جمع کیا اور وہ سب مسلح ہو کر خانہ کعبہ کے پاس کھڑے ہو گئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کہلا بھیجا کہ آپ آ جائیں آپؐ تشریف لائے اور پہلے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اور پھر وہاں سے مطعم بن عدی اور اس کے بیٹوں کی تلواروں کے سایہ میں اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ اس موقعہ پر مطعم بن عدی نے اپنے بیٹوں سے کہا یاد رکھو جب تک تمہارے جسموں کے ٹکڑے سے ٹکڑے نہ ہو جائیں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو کسی قسم کا گزند نہ پہنچنے پائے۔ ساتھ ہی اس نے

مکہ میں اعلان کر دیا

کہ میں محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو شہری حقوق دیتا ہوں۔ پس جس وقت شہری حقوق کا سوال آیا اور مکہ والے نہ چاہتے تھے کہ آپؐ دوبارہ شہر میں داخل ہوں۔ اس وقت خدا تعالےٰ نے ایک شدید ترین دشمن کے ذریعہ آپؐ کو مکہ میں داخل کیا اور بتا دیا کہ الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہوں؟۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام انعامی مباحثات

گذشتہ دنوں تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام اردو اور انگریزی مباحثات کا انعقاد کیا گیا۔ پہلے روز انگریزی مباحثہ منعقد ہوا۔ جس کا عنوان تھا

"Disarmament is [illegible] for World Peace"

اس مباحثہ میں کالج کے متعدد مقررین نے حصہ لیا۔ منصفی کے فرائض میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر، پروفیسر حمید احمد صاحب اور پروفیسر آفتاب احمد صاحب نے انجام دیئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق سید مشہود احمد شاہ، نور محمد چانڈیو اور محمود سلطان بالترتیب اوّل، دوم اور سوم رہے۔

دوسرے روز اردو مباحثہ بعنوان "ہماری قومی ترقی کیلئے تقلید مغرب ناگزیر ہے"۔ منعقد ہوا۔ اس مباحثہ میں منصفی کے فرائض مولانا دوست محمد صاحب شاہد، عبدالسمیع صاحب اور مشتاق علی صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج چنیوٹ نے انجام دیئے۔

اس مباحثہ میں عطاء المجیب راشد اوّل، جاوید احمد دوم، اور زرتشت منیر احمد سوم رہے اردو مباحثہ کے اختتام پر محترم پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد ایم ایس سی پی ایچ ڈی (لنڈن) پریذیڈنٹ انچارج کالج یونین نے انعامات تقسیم فرمائے ہر دو مباحثات کی صدارت مسٹر فضل احمد سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ نے کی۔

(سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین)

اعلیٰ کامیابی اور درخواست دعا

میرے بیٹے عزیز چوہدری حبیب اللہ خاں نے امسال سول انجینئرنگ فائنل میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی آئندہ کامیابیوں اور صحت کے لئے دعا کریں اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اسے خادم دین بنائے۔ آمین۔

خاکسارہ بیگم ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ

(فارسٹ ڈویلپمنٹ فارسٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ پشاور یونیورسٹی)

ضروری اعلان

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

دوستوں کو علم ہے کہ کچھ عرصہ سے فضل عمر ہسپتال میں ایکسرے اور ڈایا تھرمی (Diathermy) کا انتظام ہے جو صرف مریضوں کی سہولت کے لئے (تا اس کام کے لئے ان کو باہر نہ جانا پڑے) کیا گیا ہے۔ مگر بہت کم دوست اس سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ اب جب سے مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اعلائے کلمۃ الحق کے لئے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ دوستوں نے خیال کر لیا ہے کہ ایکسرے کا کام بند ہو گیا ہے۔ حالانکہ یہ صورت نہیں۔ ہمارے پاس بہت اچھا ٹرینڈ ریڈیوگرافر ہے جو کام کا بخوبی واقف ہے۔ لہٰذا دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ایکسرے اور ڈایا تھرمی سے پورا فائدہ اٹھائیں۔

میرے لئے

بزمِ گل۔ سازِ چمن۔ آبِ رواں میرے لئے
وہ جو میرے ہیں تو پھر سارا جہاں میرے لئے

کہہ رہے ہیں کس تکلّف سے چمن کے دوش پر
لالہ و گل اپنی اپنی داستاں میرے لئے

مَیں نے چھیڑا بھی نہیں سازِ نوائے سوزِ دل
گوش بر آواز ہیں کون و مکاں میرے لئے

خالقِ فطرت نے میرا دل لُبھانے کے لئے
آپ ہی رکھ دی ہے پھولوں میں زباں میرے لئے

یہ زمینِ دُور اُفتادہ ہے صد سامانِ شوق
یہ فضائے سادہ ہے عنبر فشاں میرے لئے

اختر۔ اک گوشے میں ہوں محوِ سجود و سوز و ساز
وجہِ اطمینان ہے گھڑیاں میرے لئے

عبدالسلام اختر ایم اے
[illegible] کالج

دعائے مغفرت

محترمہ خدیجہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم محمد مظفر صاحب عباسی سرگودھا ۸ نومبر ۱۹۶۱ء کو سرگودھا میں وفات پا گئیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی نعش ربوہ لائی گئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور نعش کو کندھا دیا اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد حضرت مولانا محمد جی صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ احباب کی خدمت میں مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

چندہ شرط اوّل حیثیت کے مطابق

ادا کرنا چاہیئے

وصیت کرنے والوں کے لئے سب سے **پہلی شرط** سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو رسالہ الوصیت میں تحریر فرمائی ہے یہ ہے :-

"سو **پہلی شرط** یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو (وصیت کرے۔ ناقل) اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ **اپنی حیثیت کے لحاظ سے** ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔"

مصارف کی تشریح حضور نے اس عبارت سے پہلے بیان فرمادی ہے۔ مثلاً توسیع قبرستان کے لئے مزید زمین کی خرید قبرستان کو خوشنما بنانے کے لئے درختوں کا لگانا۔ درختوں کی آبپاشی کے لئے کنواں لگانا۔ سڑک اور پل تیار کرنا وغیرہ۔ یہ تشریح اور یہ مصارف بہشتی مقبرہ قادیان کے لئے ہیں۔

ربوہ کا قبرستان بھی بہشتی مقبرہ قادیان کی ایک **شاخ** اور اُسی بہشتی مقبرہ کا ایک **ظلّ** ہے۔ اس کا رقبہ پچھتر (۷۵) کنال ہے یہ قبرستان جیسا کہ احباب جانتے ہیں پہاڑ کے دامن میں واقع ہے جس کی زمین بنجر اور کلر والی ہے۔ بارشوں کا پانی پہاڑی سے اسی قبرستان کی زمین کی طرف بہتا اور اپنا راستہ بناکر آگے گزرتا ہے۔ جس سے جابجا گڑھے پڑ جاتے ہیں۔ اور قبروں کو بھی کافی نقصان پہنچتا ہے۔ اس زمین میں یا اس کے قریب کوئی کنواں نہیں ہے اور نہ کوئی اور انتظام پانی کا ہے۔ جس کے سہارے پر اس رقبہ کے اندر کم از کم سایہ دار درخت لگائے جاسکیں تا نعشوں کی تدفین میں کچھ تاخیر ہوجانے کی صورت میں احباب سایہ کے نیچے انتظار کرسکیں یا دعا کے لئے آنے جانے والے زائرین آرام کرسکیں تو تین سال سے اس غرض کے لئے ٹیوب ویل لگانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مگر اس وقت تک کامیابی نہیں ہوئی۔ اسی طرح اس رقبہ کی بیرونی دیوار تینوں اطراف سے ٹوٹ پھوٹ کر گر چکی ہے۔ دونو دروازوں کی سڑکیں بھی جو پکی سڑک سے ملتی ہیں شکستہ رہتی ہیں اور یہی بعض چیزیں ہیں جو اس رقبہ کی زیبائش میں مد ہوسکتی ہیں جیسا کہ قادیان میں ہے۔ مگر ان اغراض کے لئے روپیہ نہیں ہے۔

ان اغراض کے لئے بجٹ صدر انجمن احمدیہ کی مد شرط اوّل میں کافی رقم جمع ہونی چاہیئے اور جمع ہوتی رہنی چاہیئے تاکہ اس قبرستان (مقبرہ بہشتی) کی زیبائش کی ضروریات پوری ہوتی رہیں مگر **شرط اوّل** کی مد میں مذکورہ بالا اغراض میں سے کسی ایک غرض کے لئے بھی گنجائش نہیں ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جو احباب وصیت کرتے ہیں وہ **اپنی حیثیت کے مطابق** اس مد میں **چندہ نہیں** دیتے جیساکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا **ارشاد** ہے بلکہ آٹھ آنے یا ایک دو پیسہ پر ہی اکتفا کرتے ہیں حالانکہ یہ چندہ صرف ایک ہی مرتبہ وصیت کرنے کے وقت دینا ہوتا ہے (کوئی مستقل ماہوار یا سالانہ چندہ نہیں ہے) اور ہر **وصیت کرنیوالے کو اپنی حیثیت کے مطابق دینا چاہیئے** مگر ایک رسم پڑ چکی ہوئی ہے کہ وصیت کرنے والے خواہ کسی حیثیت کے ہوں آٹھ آنے یا ایک دو پیسہ سے آگے نہیں بڑھتے الّا ماشاء اللہ۔ ظاہر ہے کہ فی الحقیقت آٹھ آٹھ آنے یا ایک ایک دو پیسہ سے کوئی خطیر رقم جمع نہیں ہوسکتی۔ جس سے مذکورہ بالا اغراض میں سے کوئی ایک غرض بھی پوری ہو بلکہ جو رقم سالانہ جمع ہوتی ہے وہ قبرستان کی معمولی معمولی ضروریات پر خرچ ہو جاتی ہے جمع ہوتی ہی نہیں۔

پس ان **اغراض و مقاصد** کے پیش نظر **اعلان** کیا جاتا ہے کہ

(۱) وصیتیں کرنے والے احباب و مستورات چندہ شرط اوّل اپنی حیثیت کے مطابق ادا فرمایا کریں اور سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا . . . . . . انسپکٹر صاحبان بیت المال اور انسپکٹر صاحبان وصایا ہرگز کوئی ایسی رقم شرط اوّل کی مد میں **قبول نہ کیا کریں** جو موصی کی حیثیت سے کم ہو۔ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد یہ ہے کہ

"ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ **اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کیلئے چندہ داخل کرے**"۔

تو آٹھ آنے ایک دو پیسہ یا پانچ دس روپیہ تک حصر کرنا ہرگز مناسب نہیں۔ اگر کسی کی حیثیت ایک دو پیہ یا پانچ دس روپیہ ہی چندہ شرط اوّل دینے کی ہے تو بے شک اُس شخص سے اتنا چندہ ہی قبول کر لیا جائے لیکن جو شخص **متموّل** اور اچھی حیثیت کا **صاحب جائداد** ہے یا **اچھا تاجر ہے یا معقول ماہوار آمدنی** رکھتا ہے اور پچیس پچاس یا سَو روپیہ تک چندہ دے سکتا ہے۔ وہ کیوں غرباء کی یا اوسط درجہ کے لوگوں کی تقلید کرے۔ اُسے اپنی حیثیت کے مطابق چندہ شرطِ اوّل دینا چاہیئے۔ یہ چندہ وصیت کے لئے پہلی شرط ہے۔ اس میں **فراخ دلی** سے حصہ لینا ضروری ہے خصوصاً جبکہ اس چندے کی اغراض بھی پیش کردی جائیں۔

۲۔ اسی طرح جو دوست وصیت کرچکے ہیں (خواہ ماضی قریب میں یا بہت پہلے) وہ بھی اگر سمجھتے ہیں کہ انہوں نے **چندہ شرط اوّل** ادا کرتے ہوئے اپنی حیثیت کو ملحوظ نہیں رکھا تھا بلکہ صرف معمولی رقم ادا کی تھی تو وہ اب بھی اس کمی کو پورا کرسکتے ہیں۔ جبکہ مقبرہ بہشتی کی ضروریات اس اعلان کے ذریعہ ان کے سامنے رکھدی گئی ہیں۔

غرض وصیت کرنے والے احباب کو مقبرہ بہشتی کی ضروریات اور **مصارف** کو اور **اپنی حیثیت** کو ملحوظ رکھتے ہوئے **چندہ شرط اوّل** کی ادائیگی میں زیادہ سے زیادہ ایثار سے کام لینا ضروری ہے ورنہ اس قبرستان کی ظاہری زیب و زینت نہیں ہوسکتی اور قبور ایسی ہی حالت میں نظر آتی رہیں گی جیسے ایک لق و دق صحرا میں ریت کے چھوٹے چھوٹے ٹیلے جو کہ بہشتی مقبرہ کے نام اور اُس کی تقدیس پر ایک حرف ہے اور ہمارے لئے موجب ندامت۔ دیکھو! لوگ اپنے عام مقابر جن کے ساتھ کوئی بشارات نہیں ہوتیں کی حفاظت اور زیبائش کس غلو کے ساتھ کرتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس غلو سے محفوظ رکھے مگر یہ تو سوچو کہ یہ **قبرستان کتنا مبارک ہے!**

اوّل: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام خود **مقبرہ بہشتی** رکھا۔

دوئم: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قبرستان کے متعلق یہ **بشارت** دی کہ **اُنزل فیھا کل رحمۃ** "یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں"

سوئم: اس لئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قبرستان کیلئے **تین مرتبہ** دعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں ان لوگوں کو جگہ دے جو اس کے مخلص اور نیکوکار اور پاک دل بندے ہیں اور جنہوں نے **دین کو دنیا پر مقدم** کر لیا ہے

چہارم: اس لئے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ "خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے **کامل الایمان** ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھکر **اپنا ایمان تازہ کریں**۔۔۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

پس ایسے مبارک قبرستان کی حفاظت اور آرائش و زیبائش کے لئے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یہ **بشارت** اور اس کے مامور کی یہ دعائیں ہیں جو احباب اپنی حیثیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے وصیت کی اس **پہلی شرط** کو پورا کرینگے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ہرگز خسارہ میں نہیں رہیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے انعامات اور فضلوں کے وارث ہونگے۔

بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ طیبہ میں دعا ہے کہ

"خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش پیدا کرے اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے"۔ آمین

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ر دسمبر کو

ختم ہو رہا ہے

مجلس انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ر دسمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ بعض مجالس نے ابھی تک اپنے بجٹ کو پورا نہیں کیا۔ اس لئے زعماء صاحبان اور عہدہ داران توجہ فرمائیں۔ اور پوری کوشش سے چندہ جات کی رقوم وصول کرکے مرکز میں بھجوا دی جائیں تاکہ آپ کی مجلس ان مجالس میں شامل ہو جائے جن کا بجٹ سو فیصدی پورا ہوچکا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

عزمِ محمود ایدہ اللہ الودود!

"پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو - جائیں گے ہم جہاں بھی جانا پڑے ہمیں"

(۱) "ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آوازیں آنے لگ جائیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں (تمام غیر ممالک) داخل ہو جائیں"

(۲) "پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدو جہد اور قربانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے ..... جب تک ہماری جماعت اپنے اس فرض کو نہیں سمجھتی اس وقت تک اس کا یہ امید کر لینا کہ وہ اسلام کو دنیا پہ غالب کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ غلط ہے"

اشاعت اسلام کے پاکیزہ اور پُر امن پروگرام کے ماتحت ہمارے اولوالعزم امام ایدہ اللہ تعالے نے اپنے پیارے اور محسن آقا حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشادِ مبارک کو مختلف رنگوں میں پیش کیا ہے کہ

"من بنی اللہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ"

چنانچہ تعمیر مساجد کی ایک وسیع لیکن سہل الحصول سکیم ہماری جماعت میں "لائحہ عمل مساجد ممالک بیرون" کے نام سے معروف ہے۔ اس سلسلہ میں ہر احمدی فرد۔ عورت اور بچہ غرضیکہ جملہ احباب کو چاہیئے کہ اس عظیم الشان سکیم میں حصہ لیں۔ اور اشاعتِ اسلام کے ذرائع کو قوی بنا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

سچائی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعودؑ پر عیسائیوں کی طرف سے ایک مقدمہ چلایا گیا تھا۔ آپ نے ایک مضمون لکھا اور چھپوانے کے لئے ایک عیسائی کے پریس میں بھجوایا۔ آپؑ نے اس مضمون کے ساتھ پیکٹ میں ایک رقعہ بھی ڈال دیا۔ اس جرم کی سزا ۶ ماہ قید یا ۵۰۰ روپے جرمانہ تھی۔ اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ اس عیسائی کے بہت بڑے گاہک تھے اس نے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کے پاس رپورٹ کر دی۔ وہ بھی انگریز تھا۔ اس نے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ اس مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے بھی ایک انگریز افسر کا تقرر کیا گیا۔ آپ کی طرف سے جو وکیل مقرر کیا گیا تھا اس نے کہا کہ مرزا صاحب آپ نے پیکٹ میں خط ڈالا تھا۔ اور اس عیسائی نے پیکٹ کھولا ہے۔ اس بات کا کوئی اور گواہ نہیں۔ اس لئے اگر آپ کہہ دیں کہ میں نے خط نہیں ڈالا تو مقدمہ ختم ہو جائے گا اس جرم کے آپ خود ہی گواہ ہیں۔ آپؑ نے فرمایا جب یہ سچی بات ہے کہ میں نے پیکٹ میں رقعہ ڈالا تھا تو میں جھوٹ کیوں بولوں۔ وہ عیسائی بھی جانتا تھا کہ آپ جھوٹ نہیں بولیں گے اس لئے اس نے جج سے کہہ دیا کہ آپ مرزا صاحب سے پوچھ لیں۔ آپؑ نے فرمایا ہاں میں نے رقعہ ضرور ڈالا ہے۔ لیکن وہ رقعہ اس رسالہ کے متعلق تھا۔ اور اس کی چھپوائی کے متعلق بعض ہدایات دی گئی تھیں کوئی الگ خط نہیں تھا۔ اور مجھے علم نہیں تھا کہ ایسا کرنا جرم ہے۔ جج بھی انگریز تھا۔ سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات بھی انگریز تھا۔ اور رپورٹ کرنے والا بھی انگریز تھا۔ اور یہ سب حضرت مسیح موعودؑ سے عیسائیت کا مقابلہ کرنے کی وجہ سے بغض رکھتے تھے۔ لیکن پھر بھی باوجود سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کے زور دینے کے مجسٹریٹ نے کہا۔ جس شخص نے عدالت میں سچ بولا ہے میں اسے کوئی سزا نہیں دوں گا۔ چنانچہ اس نے بری کر دیا" (خطبہ ۳۱/۵۲ ؍۵؍۱۲)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

میرے والد صاحب قبلہ ۷/۹/۶۱ کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ دوستوں کے بہت بڑی تعداد میں اظہار افسوس کے خطوط آئے جن کا میں جواب نہیں دے سکتا۔ اخبار کے ذریعہ ہی تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ (عبدالحفیظ شیخ۔ پسر شیخ عبدالرحیم صاحب مرحوم)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے -

عشرہ وقفِ جدید

تعلیم کا پھیلانا اور مخلوق خدا کی خدمت جماعت احمدیہ کے امتیازات خصوصی میں سے ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین کی تحریک وقفِ جدید انہی مقاصد کے پیش نظر جاری کی گئی ہے اس تحریک کا ماحصل اپنے ملک کے اخلاقی اور تعلیمی معیار کو بلند کرنا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ جس قدر ہمیں اپنا وطن عزیز ہے اسی قدر قربانی اور خوشی سے اس تحریک میں حصہ لیں حُبُّ الوطن من الایمان کے پیمانے پر پورے اتر آئیں اور اس اصول کے ماتحت بھی اپنے عدیم المثال ایمان کا ثبوت پیش کریں۔ پس جملہ احباب کرام عشرہ وقفِ جدید کو (۲۳ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک) اپنے اپنے حلقہ میں کامیاب بنانے کے لئے پوری تندہی سے کوشش فرما دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقفِ جدید)

ضرورت بی ایڈ معلّمہ

احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ میں ایک BEd معلمہ کی ضرورت ہے جو میتھیمیٹک اور سائنس پڑھا سکتی ہوں۔ آف ایس سی ٹی بھی درخواست بھجوا سکتی ہیں۔ تنخواہ گورنمنٹ کے گریڈ کے مطابق ہو گی۔ امیر جماعت مقامی کی سفارش سے درخواستیں معہ نقول اسنادات مینیجر صاحب احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ کو ارسال ہوں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

ولادت

میرے لڑکے عزیزم چوہدری محمد اعظم صاحب بوتالوی کی بیٹی عزیزہ رضیہ پروین سلمہا کو مولیٰ کریم نے اپنے فضل وکرم سے فرزند نرینہ مورخہ ۲۲/۱۱/۶۱ کو عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت مولود مسعود کا نام خورشید عالم تجویز فرمایا ہے عزیز نو مولود پیر محمد سعید صاحب ہاشمی گوئیکی کا لڑکا ہے۔ اور برادرم مکرم پیر فیض عالم صاحب ہاشمی کا پوتا ہے۔ اور عزیزم چوہدری محمد اعظم صاحب بوتالوی کا نواسہ ہے۔ جملہ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ بچے کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرما کر خادمِ دین بنائے آمین ثم آمین۔ (خاکسار حاجی محمد فاضل ربوہ)

میڈیکل کالجوں میں پڑھنے والے احمدی طلباءٔ

ایسے احمدی طالب علم جو پاکستان یا پاکستان سے باہر کے میڈیکل کالجوں میں ایم بی بی ایس یا اس سے اونچی ڈگری حاصل کر رہے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ نظارت امور عامہ میں اپنے کوائف بھیجیں۔

نظارت ہٰذا درخواست کرتی ہے کہ پندرہ دن کے اندر اندر نظارت ھذا کو ایسے احمدی طالبعلم ضرور اپنے کوائف سے مطلع فرما دیں۔ (ناظر امور عامہ)

درخواستہائے دُعا

۱ - میرے والدین ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت یابی اور لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد حفیظ اللہ منگلور سٹی (انڈیا)

۲ - خاکسار کا لڑکا سعادت احمد عمر پانچ ماہ بوجہ کالی کھانسی سخت بیمار ہے۔ دورہ اس قدر سخت پڑتا ہے کہ بچہ کی حالت بہت ہی نازک ہو جاتی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے (خاکسار ڈاکٹر غلام محمد حقی معلم وقف جدید چک ۳۹/D.B)

۳ - میرے ایک غیر از جماعت دوست حکیم فیروز الدین صاحب سویٹ کیمیکل ورکس منڈی بہاء الدین کچھ عرصہ سے بعض پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (سردار رحمت اللہ عفی عنہ محلہ دار الرحمت ربوہ)

۴ - عاجز بعارضہ بخار بیمار ہے اسی طرح میرے بچہ کی صحت بھی خراب ہے۔ احباب کرام کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں (بشیر الدین احمد مڈھ رانجھہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

۵ - میری والدہ صاحبہ پندرہ سولہ دن سے مختلف عوارض سے بیمار ہے۔ اسی طرح میری بچی بھی دو تین دن سے بوجہ دست اور بخار بیمار ہے احباب اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان دونوں کو شفائے کامل عطا فرمادے۔ آمین۔

(صالحہ فاطمہ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۷۵۹ میں امۃ الحفیظ زوجہ عبدالحمید قریشی قوم ککوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد حق مہر پانچ صد روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیور طلائی پانچ تولہ قیمتی ۶۵۰/- کل میزان ۱۱۵۰/- روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

فقط راقم الحروف حمید قریشی

الامۃ - امۃ الحفیظ

گواہ شد عبدالحمید قریشی بقلم خود خاوند موصیہ ولد حکیم نظام جان صاحب گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۱ ۹/۶۰

نمبر ۱۵۹۴۶ میں زہرہ بیگم زوجہ سید محمد حسین شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ یک صد روپیہ ہے یہ میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط

الامۃ زہرہ بیگم زوجہ سید محمد حسین شاہ

گواہ شد: سید ولایت شاہ صاحب ولد سید [illegible] شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۱۱/۶۱

گواہ شد سید محمد حسین شاہ ولد نادر شاہ صاحب نادر دواخانہ ربوہ خاوند موصیہ

نمبر ۱۶۳۱۱ میں خورشید بیگم زوجہ شیخ سبحان علی قوم شیخ قانگو پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۲ ج ب سوڈھی ڈاکخانہ مہدی آباد ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپیہ جس کے عوض میں ایک سٹی پیف مشین قیمتی ۵۰۰/- روپیہ خاوند سے حاصل کر چکی ہوں (۲) کنگھا طلائی وزنی تین تولہ قیمت ۳۰۰/- (۳) کانٹے طلائی وزنی دو تولہ قیمت ۲۲۰/- (۴) بندے طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۰۰/-۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے زیورات اور دیگر جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۲/۸/۶۱۔

الامۃ:- خورشید بیگم بقلم خود

گواہ شد شیخ سبحان علی خاوند موصیہ چک ۱۶۲ ج ب سوڈھی ضلع لائلپور۔

گواہ شد: شیخ عبدالصمد عفی عنہ چک ۱۶۲ ج ب سوڈھی ضلع لائلپور۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

پاکستان ٹڈی دل کے انسداد کیلئے عالمی ادارہ خوراک کی کانفرنس میں ٹھوس سکیمیں پیش کریگا

متاثرہ علاقوں میں ٹڈیوں کے خلاف دونوں اندرونی کاروائی شروع ہو جائیگی وزارت خوراک کے سیکرٹری کا بیان

کراچی ۱۷ نومبر۔ عالمی ادارہ خوراک و زراعت کی کانفرنس میں پاکستان کے وفد کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ٹڈیوں کے خطرے کا سدباب کرنے کی غرض سے کانفرنس میں ٹھوس سکیمیں پیش کرے۔

یہ بات وزارت خوراک و زراعت کے سیکرٹری مسٹر آئی یو خان نے ایک پریس کانفرنس میں بتائی۔ انہوں نے کہا کہ متاثر ہونے والے ممالک میں ٹڈیوں کے خطرے کی روک تھام کے لئے تعاون کا فقدان ہے اور جزوی طور پر موثر اقدامات اس خطرے پر قابو پانے کے لئے کافی نہیں ہیں انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ بعض ممالک ٹڈیوں کے انسداد کے بارے میں کوشش نہیں کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے ہندوستان کی مثال دی اور کہا کہ وہ ٹڈیوں کے خطرے کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے سے گریز کر رہا ہے حالانکہ راجستھان ٹڈیوں کی پیدائش کا گھر ہے۔ وزارت خوراک و زراعت کے سیکرٹری نے بتایا کہ اس سال جون اور جولائی میں ٹڈیوں نے پاکستان اور راجستھان میں انڈے دئے تھے پاکستان میں پودوں کی حفاظت کے محکمے کی بروقت کارروائی سے انہیں تباہ کر دیا گیا لیکن ہندوستان میں انہیں تباہ کرنے کے لئے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔ چنانچہ یہ ٹڈیاں راجستھان سے پاکستان میں آنا شروع ہو گئیں۔

قائد اعظم کے مقبرہ کا چبوترہ تیار ہو گیا

بالائی حصہ کی تعمیر فروری میں شروع ہو گی

کراچی ۱۷ نومبر۔ قائد اعظم کے مقبرہ کا چبوترہ جس پر یادگار عمارت کھڑی کی جائیگی اگلے ماہ کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ بنیاد کی تکمیل کے بعد چبوترہ کی تعمیر کا کام سال رواں کے اوائل میں شروع کیا گیا تھا۔ مقبرہ کے انجینئر مسٹر محمد سلیمان نے بتایا کہ چبوترے کی دیواریں چھت کی سطح تک پہنچ گئی ہیں۔ چھت کی تعمیر میں دو ماہ لگیں گے اور اس کے بعد آئندہ فروری میں بالائی حصہ کی تعمیر شروع ہو گی۔ چبوترہ کے ساتھ زینہ کی تعمیر کا کام پہلے ہی سے شروع ہو چکا ہے پورا مقبرہ ۱۹۶۳ء تک تیار ہو جائے گا۔ اب تک اس پر ۲۵ لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے منصوبہ کے اخراجات کا تخمینہ ایک کروڑ روپے کے لگ بھگ لگایا گیا ہے۔

شام کے ۵ وزراء مستعفی ہو گئے

دمشق ۱۷ نومبر۔ حکومت کے وزراء آئندہ شامی انتخابات میں حصہ لینے کے لئے اپنے عہدوں سے مستعفی ہو گئے۔ ان میں وزیر داخلہ عدنان کوانلی اور وزیر مالیات لیون سماذ بھی ہیں۔ وزیر اعظم مامون کزبری جو آئندہ انتخابات میں امیدوار بھی ہیں قومی وجوہ کی بنا پر عبوری حکومت شام کے سربراہ رہیں گے۔ کیونکہ ان کے استعفیٰ سے پوری کابینہ ٹوٹ جاتی ہے

★ ماسکو ۱۷ نومبر۔ سوویت یونین کے صدر برزنیف کل ماسکو سے بذریعہ طیارہ سوڈان روانہ ہو گئے وہ سوڈان کے صدر ابراہیم عبود کی دعوت پر قوم کا سرکاری دورہ کر رہے ہیں برزنیف کے ہمراہ نائب وزیر خارجہ یا کوف مالک اور بیرونی تجارت کے نائب وزیر ایران نوش قنوت بھی ہیں

جاپانی فرمیں چاٹگام میں فولاد کا کارخانہ تعمیر کرینگی

ٹوکیو ۱۷ نومبر۔ یہاں اطلاع ملی ہے کہ دو کروڑ ڈالر کے جاپانی تجارتی قرضے میں سے پہلے ۳۰ لاکھ ڈالر مشرقی پاکستان کے فولاد کے کارخانے کے منصوبے میں صرف کئے جائیں گے۔ دی کوبے سٹیل ورکس یٹاچی اور اشی کاواجیما ہاریما ہیوی انڈسٹریز آئندہ موسم گرما میں چاٹگام میں کارخانے تعمیر کریں گے۔ کارخانے پر ۹ ارب ین خرچ ہوں گے۔ جن میں سے جاپان ۵ ارب ین بطور قرض دیگا۔

جاپان یورپ سے تجارت بڑھانے پر مجبور ہو گیا ہے

ٹوکیو ۱۶ نومبر۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر ایکیڈا نے پرسوں یہاں ایک ٹیلی ویژن پر ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ان کا ملک اپنی برآمدی اور درآمدی تجارت میں توازن پیدا کرنے کے لئے یورپ کو زیادہ سے زیادہ برآمد کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جاپان آئندہ سے جنوبی امریکہ اور جنوب مشرقی ایشیا میں سرمایہ لگانے پر خاص توجہ دے گا۔

خدام الاحمدیہ کا ریفریشر کورس

بقیہ صفحہ اول

نائب مہتمم صاحبان مجالس مقامی ان سے خطاب کر کے کام کو صحیح لائنوں پر چلانے کے متعلق ضروری ہدایات دیتے تھے۔ مؤرخہ ۱۲ نومبر کو مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کے ساتھ کورس کا اختتام فرمایا نیز عہدیداران سے خطاب کرتے ہوئے تجنید اور وقارِ عمل کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اس بارہ میں انہیں قیمتی ہدایات سے نوازا۔ بعد ازاں اجلاسوں کا یہ سلسلہ چار روز تک جاری رہا جس میں اصلاح وارشاد، تحریک جدید و وقفِ جدید، وقارِ عمل و تجنید، مال، تعلیم، صحتِ جسمانی، صنعت و تجارت اور خدمتِ خلق کے مہتمم صاحبان اور نائب مہتمم صاحبان نے مقامی عہدیداران سے خطاب کر کے ان جملہ شعبہ جات کی اہمیت واضح کی نیز ان کے پروگراموں کی تفصیل اور ان پروگراموں کو باحسن وجوہ جامہ عمل پہنانے کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات دیں۔ اس سارے عرصہ میں عہدیدار صاحبان نوٹس لیکر ان کا ریکارڈ مرتب کرتے رہے تاکہ ان ہدایات پر عمل پیرا ہونے میں آسانی رہے۔

مؤرخہ ۱۵ نومبر کو اختتامی اجلاس کی صدارت محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمائی آپ نے بہت قیمتی اور کارآمد نصائح اور ہدایات سے نوازتے ہوئے بعض بظاہر چھوٹے لیکن اپنی ذات میں بہت اہمیت رکھنے والے کاموں کی طرف توجہ دلائی۔

آپ نے فرمایا ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت سے لوگ بازاروں میں گھوم پھر کر اور دکانوں پر بیٹھ کر اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تعداد سال بہ سال بڑھ رہی ہے۔ اس رجحان کو ابھی سے روکنا ازحد ضروری ہے مجلس مقامی کو چاہیئے کہ وہ جلسہ پر آنے والے بیرونی خدام کے تعاون سے امسال جلسہ کے ایام میں ایسی مہم چلائے کہ لوگ دکانوں پر بیٹھ کر یا بازاروں میں گھوم پھر کر اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ ایسے لوگوں کو سمجھانے میں نرمی، محبت، پیار اور پُرحکمت تلقین سے کام لیا جائے اگر اس کام کو باقاعدہ پروگرام کے ماتحت چلایا جائے تو اس کے خاطر خواہ نتائج نکل سکتے ہیں۔

صحت جسمانی کے ضمن میں آپ نے صبح کی سیر اور دوڑ کی اہمیت پر بہت زور دیا اور فرمایا کہ دوڑنے سے بہتر اور کوئی ورزش نہیں اور پھر اس پر قطعاً کچھ خرچ نہیں آتا۔ اس کو خدام میں زیادہ سے زیادہ مقبول بنایا جائے حتیٰ کہ Cross Country Race کی طرز پر کئی کئی میل کی دوڑیں لگوائی جائیں تاکہ خدام مضبوط و توانا ہوں اور ان میں چستی اور مستعدی پیدا ہو۔ غرباء کے لئے پرانے کپڑے مہیا کرنے کے ضمن میں آپ نے ملوں سے سستے داموں کورس کپڑا خریدنے پر زور دیا۔ اور فرمایا پرانے اور مستعمل کپڑے پہننا خواہ کتنے ہی قیمتی ہوں عزت نفس کے منافی ہے ویسے بھی ان سے بیماریوں کی افزائش کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے غرباء میں سستے داموں حاصل کردہ کپڑا تقسیم کرنا چاہیئے اور پھر مفت نہیں دینا چاہیئے بہتر ہوگا کہ برائے نام کچھ قیمت رکھ دی جائے تاکہ غرباء میں یہ احساس پیدا نہ ہو کہ وہ خیرات لے رہے ہیں بلکہ ان کا دل یہ محسوس کرے کہ انہوں نے دام دے کر چیز خریدی ہے یہ چیز ان میں وقار اور عزت نفس کو بڑھانے کا موجب ہوگی۔ اسی طرح آٹا بھی انہیں سستے داموں مہیا کیا جا سکتا ہے۔ تنظیم کے ضمن میں آپ نے سائقین کے نظام کو مستعد کرنے اور انہیں صحیح معنوں میں فعال اور چاق و چوبند بنانے پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا سائقین کو پوری اہمیت نہ دینے اور ان سے صحیح رنگ میں کام نہ لینے کی وجہ سے ہی کام میں کسی قدر سستی واقع ہوئی ہے۔ سائقین کی اہمیت کو پوری طرح سمجھتے ہوئے ان کو خدام الاحمدیہ کی مشینری کا نہایت کارآمد پرزہ بنانے کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے اس کے نتیجہ میں انشاء اللہ خاطر خواہ بیداری پیدا ہوگی۔ آخر میں آپ نے توقع ظاہر فرمائی کہ اگر مقامی مجلس ان خطوط پر پوری مستعدی اور فرض شناسی سے کام کرے گی تو انشاء اللہ بہت جلد ایک مثالی مجلس بن جائے گی۔

بعد ازاں مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی نے جملہ مرکزی اور مقامی عہدیداران کا ریفریشر کورس کو کامیاب بنانے پر شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ آخری اجلاس دعا پر اختتام پذیر ہوا ✣

ایک قدیم مجاہد تحریک جدید کیلئے درخواست دعا

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب گوشتی محلہ لائلپور تحریر فرماتے ہیں:۔
"آج مورخہ ۱۱/۱۱/۶۱ کو مکرم قاری غلام مجتبےٰ صاحب نے خود تحریک جدید دور اول کا چندہ مبلغ -/۱۰۵ روپیہ ادا کر دیا ہے اور اسی طرح اپنی تین صاحبزادیوں کا چندہ -/۱۵ روپیہ ادا کر دیا ہے۔۔۔۔ وہ بہت دیر سے فالج میں بیمار ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفا عطا فرمائے پرانے صحابہ میں سے ہیں سلسلہ کے پرانے خادموں میں سے ہیں"۔
جملہ قارئین کرام سے حضرت قاری صاحب موصوف کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب

"الفضل" کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا عظیم الشان دیدہ زیب اور باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

جماعت کے تمام اہلِ علم و اہلِ قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کیلئے اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما کر ادارہ الفضل سے قلمی معاونت فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں۔ تاخیر سے آنیوالے اشتہارات ممکن ہے جگہ حاصل نہ کر سکیں ✣

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴